ابتداءِ توبہ

عرشی خان

NOVEL HUT

All rights are reserved by the author , you can't copy or

steal any of the scenes written in this novel .

If you do so, serious action will be taken .

JazakAllah

NOVEL HUT

"السلام علیکم عزیز سامعین،"

"ہر کہانی کے پیچھے ایک مقصد ہوتا ہے، اور 'ابتداءِ توبہ' میری ایک کوشش ہے اس مقصد کو سمجھانے کی۔ یہ کہانی صرف ایک سفر ہے، گلیمر کی دنیا سے ایمان کے روشن راستے تک۔ ایسی دنیا جہاں حرام اور حلال کے درمیان خود کی پہچان ڈھونڈنے کا جذبہ ہو۔ میں آپ سب کو اس سفر میں شامل ہونے کی دعوت دیتی ہوں، تاکہ ہم ساتھ مل کر یہ سمجھ سکیں کہ غلطیاں انسان کا حصہ ہیں، مگر صحیح راستہ دکھانا صرف اللہ کی رحمت ہے۔"

تو چلیے کہانی کو بسم اللہ کے ساتھ شروع کرتے ہیں۔

NOVEL HUT

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دفتر میں بیٹھا وہ بار بار اپنے فون کی اسکرین پر ایک نمبر ڈائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن ہر بار کسی نہ کسی جذباتی بوجھ کے تحت رک جاتا۔ اس کے گھنگھریالے بال بڑے شوق سے اس کی پیشانی پر گر رہے تھے، جیسے اس کی ہر ادا کو اور بھی پرکشش بنا رہے ہوں۔ اس کا چہرہ کسی روسی ماڈل کا عکس لگتا تھا—گری آنکھیں، ایک بالکل سیدھی ناک، اور چمکتی ہوئی جبڑے کی ہڈی، جو اس کی شخصیت میں اور بھی دم بھر دیتی تھیں۔پیشہ ورانہ طور پر وہ ایک انتہائی سنجیدہ اور محنتی بزنس مین تھا، جو ہر کام کو اپنی شدت کے ساتھ کرتا۔

ابھی اس کی نظریں اپنے فون کی اسکرین پر تھیں، جہاں ایک لڑکی کی تصویر جگمگا رہی تھی۔ وہ لڑکی اس کی سب سے اچھی دوست تھی، یا شاید اس کی محبت بھی۔ اس نے

ایک گہری سانس لی، خود سے کوئی فیصلہ کیا، اور بالآخر وہ نمبر ڈائل کر دیا۔ فون کی گھنٹی اب اس کی سوچ سے بھی زیادہ تیز ہو چکی تھی...

اس کے خواب اکثر چاند اور روشنی کے آس پاس گھومتے تھے، اور آج بھی خواب میں ایک ستارہ اس کے ہاتھ میں گر گیا تھا، کہ وہ ایک جھٹکے میں بکھر گیا۔ اور فون کی آواز نے اسے خوابوں سے حقیقت تک کھینچ لیا۔

صبح کے 4:00 بج رہے تھے۔ مریم کے کمرے میں ایک عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ باہر کھڑکی سے چاند کی روشنی پردے کے کناروں سے اندر آ رہی تھی۔ ٹیبل پر بار بار فون وائبریٹ کر رہا تھا اور اندھیرے میں صرف فون کی اسکرین کی ہلکی سی روشنی تھی، جو اس کے چہرے پر گر رہی تھی۔ اس کا چہرہ بالکل بچپن کی معصومیت کا عکس لگتا تھا—دودھ کی طرح سفید اور نرم، جیسے کسی پتھر پر پانی کا ریشم بہہ رہا ہو۔ بھوری

زلفیں اس کے چہرے پر بے خبر گر رہی تھیں، جیسے رات کے اندھیروں میں چاند کی کرنیں بکھری ہوں۔

فون کی ہلکی سی آواز کے ساتھ اس نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولیں۔ اس کی گہری کالی آنکھوں میں ایک ایسی گہرائی تھی، جیسے دریا کے تلے چھپا کوئی موتی چمک رہا ہو۔ ایک بار جو ان آنکھوں کا نشہ دیکھ لیتا، وہ کبھی اس منظر کو بھلا نہیں سکتا تھا۔

مریم نے اپنے تھکے ہوئے ہاتھوں سے فون اٹھایا۔ اسکرین پر ایک نام جگمگا رہا تھا—"حسن"۔

NOVEL HUT

اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اتنی صبح حسن مجھے کال کیوں کر رہا ہے؟ اس کے ذہن میں ایک عجیب سی گھبراہٹ تھی۔ جس دوست پر وہ ہمیشہ فخر کرتی تھی، آج وہی دوستی اب ایک عجیب موڑ لے رہی تھی۔

کال کٹ گئی اور فوراً ایک پیغام آیا:

"مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔ ابھی مل سکتی ہو کیا؟"

مریم نے فون رکھ دیا اور آنکھیں بند کرنے کی کوشش کی، لیکن اس کا دل اس کے قابو میں نہیں تھا۔ وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس گئی۔ باہر کی ٹھنڈی ہوا اس کے چہرے کو چھو رہی تھی اور چاند کی روشنی اس کے اندر کے جذبات کو اور گہرا کر رہی تھی۔ وہاں کھڑی اس کے دماغ میں کچھ اور پرانی یادیں ابھرنے لگیں—کہ کیسے وہ یونیورسٹی کے اورینٹیشن ایونٹ میں حسن سے ملی تھی۔ حسن وہاں اپنی بہن فضا کو اس کے ڈانس میں cheer کرنے آیا تھا۔

فضا مریم کی بہت اچھی دوست تھی، اور مریم بھی حسن کو تھوڑا بہت جانتی تھی کیونکہ فضا اکثر مریم سے حسن کی باتیں کرتی رہتی تھی۔ ایونٹ میں مریم نے حسن پر کوئی خاص

دھیان نہیں دیا تھا، لیکن اگلے دن جب وہ صبح میں اپنا فون چیک کرتی ہے، تو اسے ایک انجان نمبر سے ٹیکسٹ آیا ہوا تھا۔

"السلام علیکم..."

وہ اس نمبر کو دیکھنے لگی کہ یہ کس کا ہو سکتا ہے۔ وہ نمبر حسن ابراہیم شاہ کا تھا۔

"ہاں، وہی حسن جس سے مریم کی ملاقات یونیورسٹی ایونٹ میں ہوئی تھی۔"

مریم نے تھوڑا جھجکتے ہوئے اس کے سلام کا جواب دیا:

"وعلیکم السلام۔ آپ کون؟"

مریم کے ٹیکسٹ کرتے ہی فوراً حسن کا جواب آیا، لیکن مریم نے اسے کھول کر نہیں دیکھا۔

وہ تیار ہو کر اپنی یونیورسٹی کے لیے روانہ ہو گئی۔ یونیورسٹی پہنچ کر اس نے یہ واقعہ اپنی دوست مصباح کو بتایا، کیونکہ اس بارے میں اسے فضا کو بتانا ٹھیک نہیں لگا۔ مصباح اس کی بات سن کر کافی excited ہو گئی۔

مصباح:

"واہ میڈم ! تجھے حسن کا میسج آیا؟"

مریم:

"ہاں، لیکن میں اسے بلاک کر دوں گی۔"

NOVEL HUT

مصباح:

"تو پاگل ہے کیا؟ یار سن، I know تجھے یہ سب پسند نہیں، لیکن کیا تو حسن سے میری بات کرا سکتی ہے؟"

مریم:

(حیرت سے مصباح کا چہرہ دیکھتے ہوئے)

"سن مصباح، تو خود اسے میسج کر لے، میں یہ سب نہیں کر سکتی۔"

مصباح:

"مریم، میری بات سن۔ مجھے حسن کافی وقت سے پسند ہے۔ مجھے ایک موقع چاہیے اس کے قریب جانے کا۔ اگر تو میری محبت پوری ہو سکے تو۔"

مصباح اب مریم سے کافی درخواست کرنے لگی۔ کافی دیر کے بعد مریم آخرکار مان ہی گئی۔

NOVEL HUT

مریم اپنے خیالات میں ہی الجھی ہوئی تھی کہ تبھی اس کے فون پر ایک اور میسج آیا، جس نے اسے واپس حال میں لا دیا۔ یہ میسج حسن کا تھا:

"مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے، جو تمہارے اور میرے دونوں کے لیے کافی ضروری ہے۔"

مریم:
"میں نے تو صرف مصباح کے لیے حسن سے بات کرنا شروع کی تھی، یہ سب کہاں سے شروع ہوا؟"

مریم کے ذہن میں سوالوں کا طوفان تھا۔

مریم حسن کے پیغامات کو نظر انداز کر دیتی ہے، لیکن اس کے دل میں ایک بے چینی سی رہتی ہے۔ اگلے دن حسن مریم کو یونیورسٹی کیمپس میں دیکھتا ہے اور ان کے درمیان ایک عجیب گفتگو ہوتی ہے۔

NOVEL HUT

حسن وہاں ایک میز پر بیٹھا ہوا تھا۔ مریم کو دیکھ کر وہ مریم کے قریب آیا۔
"السلام علیکم مریم۔"
"وعلیکم السلام حسن۔"

"کیا ہوا؟ تم نے مجھے جواب نہیں دیا۔ میں نے تمہیں کالز اور میسجز کیے تھے۔"

مریم:

(معذرت خواہ انداز کے ساتھ)

"ہاں، میں نیند میں تھی، اس لیے میں تمہاری کال نہیں اٹھا سکی۔ مجھے معاف کرنا۔"

حسن:

"کوئی بات نہیں۔ مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے، جو تمہارے اور میرے لیے بھی..."

حسن کی بات کو کاٹتے ہوئے مریم نے کہا:

"حسن، مجھے لائبریری سے کچھ کتابیں لینی ہیں، میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔"

حسن کی بات کو ادھورا چھوڑ کر وہ وہاں سے چلی گئی۔

NOVEL HUT

یہ سارا منظر دور کھڑی مصباح بھی دیکھ رہی تھی۔ مصباح کے دل میں ایک عجیب سا خوف اٹھ رہا تھا۔ اسے لگنے لگا تھا کہ شاید اس کی اپنی کوشش ہی اس کا پیار اس سے دور کر رہی ہے۔ حسن اور مریم کے بیچ کی باتیں دیکھ کر اس کے دل میں ایک چبھن سی پیدا ہو گئی تھی۔۔"کہیں میں نے خود اپنے دل کے ارمان نہ مٹا دیے ہوں۔" اب وہ خود سے لڑ رہی تھی، لیکن حسن اور مریم کے قریب آنے کا خیال اس کے ذہن میں گھر کر چکا تھا۔

(جاری ہے)

NOVEL HUT

CONTACT THE AUTHOR

If you want to contact the author we will mention her

instagram link here .

Novel-hut at your service

JazakAllah

NOVEL HUT

writer's instagram : arshi khan